صرف صحیح روایات کی روشنی میں

نمازِ جنازہ

ابوالحسن عبدالمنان الراسخ

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد

0300-6686931 / 0321-7675931

Youtube Mian FSD 7410 Facebook Rasikh Rasikh

ہر مسلمان کا جب سفرِ آخرت شروع ہوتا ہے تو تمام مسلمان جمع ہو کر نمازِ جنازہ کی صورت میں اُس کے لیے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔فوت ہونے والے مسلمان کا حق ہے کہ اُس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوا جائے نمازِ جنازہ میں شریک ہونے والے کو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب دیا جاتا ہے نمازِ جنازہ پڑھتے ہوئے اور جنازہ گاہ میں چند آداب کا خیال رکھا کریں۔

- اپنے مسلمان کی نمازِ جنازہ اس طرح پوری توجہ سے پڑھیں جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ میری نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔آج دوسروں کے جنازوں میں غفلت سے کھڑے ہونے والے مت سمجھیں کہ کل اُن کے مرنے کے بعد کوئی اُن کے لیے توجہ سے دعائیں کرے گا۔کم ازکم ایک دُعا ہی یاد کر لیں۔
- جنازگاہ میں،شادی بیاہ کی طرح بے تکلفی سے ملاقاتیں نہ کریں اور کوشش کریں کہ موبائل بند رہے اور قبر پر دُعا کرتے ہوئے دو اُحد پہاڑوں کے برابر ثواب حاصل کریں۔

خدارا..... اگر آپ مسلمان ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نمازِ جنازہ سمیت کفن دفن کے سارے معاملات کریں وگرنہ بدعت،گمراہی اور آگ ہے۔

- نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں۔ (صحیح بخاری:1334،صحیح مسلم:952)
- رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے

(کتاب العلل دار قطنی:13 / 22 مصنف ابن ابی شیبہ:3296،الاوسط ابن منذر:5426)

پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی جائے

(صحیح بخاری:1335،سنن نسائی:1989)

* ......سورہ فاتحہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ انصاف کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا، ان کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو راستے سے بھٹک گئے۔'' (سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہیں)

* ......اسکے بعد کوئی سورۃ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

''کہہ دو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس نے کسی کو نہیں جنا نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔''

دوسری تکبیر کے بعد دُرود شریف پڑھیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمت فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، بیشک تو لائق حمد اور بزرگ ہے۔'' (المصنف: 1137، ارواء الغلیل: 734، احکام الجنائز البانی: 155)

تیسری تکبیر کے بعد کی دعائیں، بعض یا ساری پڑھی جائیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ

”یااللہ! معاف فرما دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے فوت شدگان کو، ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو۔ یااللہ! جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھنا اسے اسلام پر اور جس کو تو فوت کرے ہم میں سے تو فوت کرنا اسے ایمان پر۔ اے اللہ! اس (میت) کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنے میں ڈال“ (سنن ابی داؤد:3201، ابن ماجہ:1498)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (صحیح مسلم:963)

''اے اللہ! اس کو معاف کردے اوراس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزری فرما اوراس کی اچھی مہمانی کر اوراس کی قبر کو فراخ کردے، اس کو پانی برف اور اولوں سے دھو دے اوراس کو گناہوں سے سے ایسے پاک کردے جس طرح تونے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا ہے اور اس کو بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے بہتر ہو اور ایسے اہل دے جو اس کے اہل سے بہتر ہو اور ایسا جوڑا دے جو اس کے جوڑے سے بہتر ہو اور اسکو جنت میں داخل کر، عذاب قبر اور عذابِ نار سے محفوظ فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

''یا اللہ! یقیناً فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے لہٰذا تو اسے فتنہ قبر سے اور آگ کے عذاب سے بچالے اور تو صاحب وفا اور حق والا ہے، چنانچہ تو اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ معاف کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔'' (سنن ابی داود:3202، ابن ماجہ:1499)

اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّاٰتِهٖ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا

اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (المصنف:6425،موطاامام مالک جنائز:17)

''اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بلاشبہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو ہی اس کے متعلق خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر وہ نیکوکار تھا اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دے اور اگر برا تھا تو اس کی برائیوں سے صرف نظر کر، اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو آزمائش میں نہ ڈال۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ابن حبان:3073)

''اے اللہ! یہ تیرا غلام اور تیرے غلام کا بیٹا ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بلاشبہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو ہی اس کے متعلق خوب جانتا ہے، اگر نیکوکار ہے تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے اور اگر گنہگار ہے تو اس کے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمیں اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو آزمائش میں نہ ڈال۔

- یاد رہے بچے کی میت کے لیے کوئی خاص دُعا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے ثابت نہیں ہے اس لیے عام دعائیں ہی پڑھیں وہی مکمل کفایت کریں گی۔

- ان دعاؤں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں طرف سلام پھیر دیں، پھر بائیں طرف سلام پھیرنا بھی جائز ہے یاد رہے نمازِ جنازہ کی تکبیریں پانچ یا چھ بھی کہہ سکتے ہیں۔
(صحیح مسلم:957، المصنف:6403، السنن الکبریٰ نسائی:2116)

- امام نمازِ جنازہ بلند آواز سے پڑھائے یا آہستہ دونوں طرح جائز ہے۔(نسائی:1991)

دفن کے وقت کی حالت اور دُعا: میت کو قبر کی دائیں طرف رکھیں، اور اُسے قبر میں پاؤں کی طرف سے داخل کریں اور میت کو رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔'' پڑھیں اور میت کا رُخ یا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیں۔(ابی داود:3211، 2875، مستدرک:1/353)

قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (صحیح مسلم:975)

''سلام ہو تم پر اے (اس ویران بستی کے) مومن و مسلمان باسیو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمھارے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔''

یاد رہے صحیح احادیث کے مطابق مسجد میں نمازِ جنازہ درست ہے اور اسی طرح جنازہ کے بعد باآوازِ بلند ذِکر کرنا، نمازِ جنازہ کے فوراً بعد اجتماعی دُعا کرنا، دفن کے بعد قبر پر اذان کہنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور فقہ حنفی کے مطابق بھی مکروہ ہے۔